

پھر پیغام لائے۔

محبوب کا پیغام عاشق کے لیے ہمیشہ انتہائی مسرت کا باعث ہوتا ہے، لیکن مرزا کو یہ منظور نہ ہوا کہ قاصد پیغام لینے کے لیے جاٹے اور محبوب سے ہم کلام ہو۔ اس رشک کے باعث پیغام وصول کرنے کی خوشی سے دست برداری اختیار کر لی۔

اشرح: مرزا نے رشک کے عجیب غریب پہلو پیدا کیے ہیں، ان میں سے ایک وہ بھی ہے جو اس شعر میں پیش کیا گیا ہے فرماتے ہیں: بد قسمتی ملاحظہ ہو کہ مجھے خود اپنے آپ پر رشک آنے لگا۔ محبوب کی زیادت کرنا چاہتا

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پر رشک آجائے ہے میں اسے دیکھوں، بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے ہاتھ دھو دل سے یہی گرمی گر اندیشے میں ہے آگینہ تندی صہبا سے پگھلا جائے ہے غیر کو یارب! وہ کیونکر منع گستاخی کرے گر حیا بھی اس کو آتی ہے تو شرما جائے ہے شوق کو یہ لت کہ ہر دم نالہ کھینچے جائے دل کی وہ حالت کہ دم لینے سے گھبرا جائے ہے دُور چشم بد تری بزم طرب سے واہ وا! نغمہ ہو جاتا ہے واں گر نالہ میرا جائے ہے گر چہ ہے طرزِ تغافل پردہ دارِ رازِ عشق پر ہم ایسے کھوئے جاتے ہیں کہ وہ یا جائے ہے